فاضل مقالہ نگار نے مضمون کا آغاز پروفیسر رشید احمد صاحب صدیقی کی ایک عبارت سے کیا ہے، جس سے معلوم ہوتا ہے کہ مولوی مدن سے متعلق پروفیسر صاحب اسی غلط فہمی میں مبتلا تھے جس میں عام وخاص سب مبتلا ہیں، اس اعتبار سے یہ مقالہ نہایت مفید اور معلومات افزا ہے، ان کے علاوہ باقی مقالات قائم چاند پوری۔ آفتاب ہند بنارس۔ پریم چند۔ نئی اُردو تنقید۔ مرأة الشعراء۔ اسلوب کیا ہے۔ اور پریم چند کے ڈرامے یہ سب بھی ایک سے ایک بلند پایہ۔ معلومات افزا اور فکر انگیز مقالات ہیں، اُردو زبان وادب کا کوئی طالب علم ان سے بے نیاز نہیں ہوسکتا۔ جیسا کہ شروع میں "واحد متکلم" کے زیرِ عنوان لائق مقالہ نگار نے اپنے ادبی نظریات کی سرگذشت اوران کے تدریجی ارتقاء پر گفتگو کرتے ہوئے خود اقرار کیا ہے۔ ابھی وہ تجربہ اور غور وفکر کی منزل سے گذر رہے ہیں۔ اس بناء پر اُن کے ہاں فکر وشعور کی وہ پختگی اور قطعیت نہیں ہے جو عرصہ دراز کے غور وفکر اور تحلیل وتجزیہ کے بعد پیدا ہوتی ہے۔ پھر ادب کا حال بھی یہ ہے کہ افکار ونظریات برابر بدلتے رہتے ہیں اور کسی فنکار کے متعلق کوئی بات پوری قطعیت کے ساتھ کہی بھی نہیں جاسکتی یہاں تک کہ فنکار خود اپنی نسبت بھی نہیں کہہ سکتا۔ چنانچہ اس مجموعۂ مقالات میں بھی کہیں کہیں یہ بات پائی جاتی ہے۔ مثلاً ص ۳۹ پر آغا حیدر حسن دہلوی کی خاکہ نگاری کی تعریف ان لفظوں میں کرتے ہیں: "جس کا خاکہ کھینچا ہے گویا فوٹو اتار دیا ہے۔ مشاہدہ کی جزرسی پر عش عش کرنا پڑتا ہے" لیکن آگے چل کر انہیں آغا حیدر حسن کے متعلق ص ۱۴۱ پر لکھتے ہیں: "ان کے پڑھنے میں لطف ضرور آتا ہے مگر یہ لطف اسٹائل کا زیادہ اور خاکوں کا کم ہے" اسی طرح ص ۲۲۴ پر مولانا عبد الماجد دریابادی کی کتاب "محمد علی" کی نسبت یہ کہنا کہ جو اُردو داں اسے پڑھے بغیر مرگیا وہ دنیا سے ہی بے بہرہ گیا "تنقیدی طفلانہ پن ہے اور اس سے زیادہ کچھ نہیں، زبان وبیان شگفتہ اور دلچسپ ودل نشین ہے۔ لیکن بعض جگہ محاورہ کے بے موقع استعمال نے رکاکت پیدا کردی ہے۔ مثلاً صفحہ ۹۸ کی آخری سطر میں" جس کے جدھر سینگ سمائے چلا گیا" کے بجائے "جس کا جدھر مُنہ اٹھا چلا گیا" ہونا چاہئے تھا۔ بہرحال کتاب بڑی قابلِ قدر اور لائقِ مطالعہ ہے۔

آثار الصنادید: از سرسید احمد خاں مرحوم ومغفور۔ تقطیع متوسط۔ ضخامت ۲۸۷ صفحات کتابت وطباعت اعلیٰ۔ قیمت مجلد -/18 - پتہ:- سینٹرل بُک ڈپو، اُردو بازار جامع مسجد دہلی۔

یہ کتاب سرسید احمد خاں کی بڑی فاضلانہ اور معرکہ آرا تصنیف ہے۔ اگرچہ اس کے متعدد ایڈیشن شائع